گہرہائے صدف

ڈاکٹر حافظ بشیر الحق قریشی، ایم اے۔ پی ایچ۔ ڈی

استاد دار العلوم لطیفیہ، حضرت مکان، ویلور

صدر موسس ویلور اسلامک فاونڈیشن ٹرسٹ،

امام و خطیب مسجد حضرت علی سلطانؒ گاندھی روڈ، ویلور، ٹملناڈو، جنوبی ہند

ویلور اسلامک فاونڈیشن

62، گاندھی روڈ، ویلور۔ جنوبی ہند

فون: 0416-4204378 سل: 094436 23259

Email: drbasheerulhaq@yahoo.com

Scanned by CamScanner

گہرہائے صدف

ترجمہ

انشائے لطف الٰہی

تصنیف

قدوۃ السالکین حضرت غلام محی الدین سید شاہ عبداللطیف ذوقی ویلوری

ترجمہ

ڈاکٹر حافظ بشیر الحق قریشی، ایم۔اے۔پی ایچ۔ڈی

استاد دارالعلوم لطیفیہ، حضرت مکان، ویلور

صدر مؤسس ویلور اسلامک فاونڈیشن ٹرسٹ،

امام وخطیب مسجد حضرت علی سلطانؒ گاندھی روڈ، ویلور، ٹملناڈو، جنوبی ہند

ناشر

ویلور اسلامک فاونڈیشن

62، گاندھی روڈ، ویلور۔جنوبی ہند

فون: 0416-4204378 سل : 094436 23259

Email: drbasheerulhaq@yahoo.com

گہرہائے صدف

کتاب انشائے لطف اللہی حضرت ذوقی ؒ کی ایک معرکۃ الاراء فارسی تصنیف ہے اور خود مصنف کے دست مبارک سے کتابت شدہ ہے اور اس کا ایک ہی نسخہ موجود ہے۔ مخطوطہ کے آخر میں سال تصنیف ۱۲۵۸ھ درج ہے درسنہ ہزار ودصد وپنجاہ ہشت باتمام رسید۔ یہ کتاب رقعات کی شکل وصورت میں تحریر کی گئی ہے اور ایک سو پچیس رقعات پر مشتمل ہے موجودہ زمانے میں تصانیف کو رقعات ومکتوبات کے انداز ومنہاج میں پیش کرنے کا چال چلن کہیں نظر نہیں آتا۔ شاید یہ عہد کہن کی خصوصیت اور زمانہ قدیم کا تصنیفی مزاج ہے۔ کتاب اپنے دامن میں مختلف ومتنوع اور رنگارنگ موضوعات کو سمیٹی ہوئی ہے جن میں کتاب وسنت، فقہ وعقائد، سلوک وطریقت، کشف وکرامات، فیض وتصرف، خواب ورؤیا، دعوت واصلاح، منطق وفلسفہ، لغت وقواعد، تاریخ وسیرت، نقد ونظر، شعر وسخن، طب وصحت، نجی زندگی وآپ بیتی، تجربات ومشاہدات اور قوانین ضرور یہ وغیرہ سے متعلق کہیں مفصلاً اور کہیں مختصراً تشریحات اور توضیحات موجود ہیں۔ کتاب کے اسلوب اور طرز نگارش میں روانی وبرجستگی اور آمد کی نشان نمایاں ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مصنف علیہ الرحمہ نے اپنے ذہن وقلب میں متحضر خیالات ومعلومات اور افکار وآراء کو بڑی بے تکلفی اور سادگی کے ساتھ صفحات پر بکھیر دیا ہے اس کتاب کے مطالعہ اور اسکے ترجمہ کے دوران ایک بات کا شدید احساس یہ ہوا کہ کہیں بھی ملاحظات وماخذات اور مراجع کی نشاندہی نہیں ہے صرف ایک یا دو مقام پر کتابوں کے نام یا مصنفوں کے نام ملتے ہیں۔ ماخذات اور مراجع کی صراحت وضاحت نہ ہونے کی وجہ شاید یہ ہوسکتی ہے کہ اس دور میں مصنف کی علمیت وثقاہت اور شہرت ہی تصنیف کے مستند ومعتبر ہونے کی ضمانت رہی ہو اور اہل قلم کی کاوشیں، حوالہ جات کی تصریح سے بے نیاز رہی ہوں لیکن آج زمانے کی قدریں اور طور طریقے بدل گئے ہیں اور مطالعہ وتحقیق کی دنیا بدل چکی ہے اور سوچ وفکر کے انداز ے اور پیمانے تبدیل ہوچکے ہیں۔ آج وہی تصنیفات علمی وتحقیقی اور معیاری تصور کی جاتی ہے جو مستند حوالہ جات اور معتبر ماخذات کی جلو میں رونما ہوں۔ راقم الحروف کی بڑی خواہش اور تمنا تھی کہ حضرت ذوقی ؒ کی کتاب انشاء لطف اللہی جدید معیار کے مطابق منظر عام پر آجائے لیکن اس آرزو کی تکمیل میں بڑی دشواریوں اور الجھنوں کا سامنا تھا۔ کتاب میں پھیلے ہوئے موضوعات پر کتابوں کو تلاش کرنا، اور ان کا حاصل کرنا، اور ان کے

Scanned by CamScanner

اوراق میں کتاب ھذا کے ماخذات واقتباسات اور مباحث ڈھونڈ نکالنا، کوہ کندن وجوئے شیر آوردن سے کم نہ تھا، مترجم کے مطالعہ کی محدودیت، وقت کی قلت اور مشاغل کی کثرت کے باعث یہ مفید علمی وتحقیقی اور اضافی والحاقی کام انجام نہ پاسکا۔ جسکا حددرجہ افسوس ہے اور یہ سوچتے ہوئے میں نے چیدہ چیدہ رقعات کے صرف ترجمہ پر اکتفا کیا کہ پھر کوئی صاحب قلم میدان میں آجائے گا اور میری اس ناتمام کاوش کو مکمل کردے گا جوایک کوہ کن کی ضرب اول سے زیادہ نہیں ہے۔

؎ تو خود حدیثِ مفصل بخوان ازین مجمل

کتاب ھذا کے بعض مباحث اور امور ایسے ہیں جنکے تعلق سے کسی کے ذہن میں یہ خیال پیدا ہوسکتا ہے کہ ان امور کا ثبوت قرآن اور حدیث میں کہیں نہیں ہے لہٰذا یہ کیونکہ قابل اعتبار ہوسکتے ہیں مثلاً مکانات کی تعمیر اور ان کے طول وعرض کی وجہ سے صاحب خانہ کی زندگی میں عجیب وغریب حالات کا پیدا ہونا، مہینوں میں سعد ونحس تاریخیں، ایام میں سفر کی سمت، بال وناخن تراشنا وغیرہ اس سلسلہ میں ہماری معروضات اور توضیحات یہ ہیں کہ جن چیزوں کا ثبوت قرآن وحدیث میں نص کی صراحت، اشارت، دلالت اور اقتضاء کے ساتھ نہ مل سکے تو ہمیں دیکھنا یہ چاہیئے کہ وہ چیزیں قرآن وحدیث اور روش صحابہ سے متصادم اور مخالف تو نہیں ہیں۔ اور اگر مخالف ہیں تو وہ متروک اور مردود سمجھی جائیں۔ من احدث فی امرنا ھذامالیس منه فھورد۔ جو شخص بھی ہمارے دین میں کوئی ایسی نئی چیز پیدا کرے، جو دین میں نہیں ہے۔ وہ ناقابل قبول ہے اور اگر وہ چیزیں شریعت مطہرہ کی روح سے مناسب رکھتی ہیں اور اسکے مقاصد کی تکمیل کرتی ہیں اور ان میں لوگوں کی دینی ودنیاوی فلاح وبہبودی مضمر ہے اور وہ دین میں اصلاح معاش اور معاد کے لئے سودمند نظر آرہی ہیں تو ان کے قبول کرنے میں کوئی شرعی قباحت نہیں ہے جب تک کہ ان چیزوں کے اندر عقیدہ وعمل میں فساد کا پہلو اور دیگر ضرررساں حصہ نمایاں نہ ہوجائے۔

مذکورہ امور ومباحث کے اندر جو فکر وخیال مشترک ہے وہ مسعود ونامسعود اور مبارک ونا مبارک کا اعتقاد ہے بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ گھر، عورت اور سواری میں شؤم (بدفالی) کا پہلو موجود ہے۔ تفسیر جلالین کا درس دیتے وقت راقم الحروف کی نگاہیں ایک حاشیہ پر جم گئیں جسکا خلاصہ یہاں درج کیا جاتا ہے اور یہی حاشیہ اس مسئلہ کی وضاحت کے لئے کافی ہے۔

Scanned by CamScanner

انا ارسلنا علیھم ریحا صرصرا فی یوم نحس مستمر قوم عاد پر ایک سخت آندھی بھیجی گئی ایک ایسے دن میں جس کی نحوست ان پر ہمیشہ کے لئے رہی، یہ دن ماہ شوال پچھلا بدھ تھا۔ آنحضرت ﷺ سے چہارشنبہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا۔ وہ نحس ہے عرض کیا گیا وہ کیسے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو آپؐ نے ارشاد فرمایا۔ اس دن اللہ نے فرعون کو غرق کیا اور عاد وثمود کو ہلاک کیا۔ علامہ ابن کثیر نے یہ صراحت کی ہے کہ اگر چہارشنبہ کو نحس قرار دیں تو باقی ایام کے تعلق سے کیا کہا جائیگا جب کہ دوسری آیت میں ایام نحسات آیا ہوا ہے لہٰذا اس سے مراد یہ ہے کہ یہ ایام صرف ان لوگوں کے لئے منحوس تھے۔ انہا کانت نحسات علیھم۔

لہٰذا کسی چیز کو عمومی طور پر سعد یا نحس کے خانہ میں رکھنا ایک مشکل مسئلہ ہے کیونکہ ایک ہی چیز کسی کے لئے مسعود ہوتی ہے تو کسی کے لئے نامسعود ثابت ہوتی ہے اگر اس باب میں یہ بات کہی جائے تو بے جانہ ہوگا کہ آدمی کے فعل وعمل کی تاثیر ہی سعد ونحس کا روپ لئے ہوئے اوقات وایام اور جگہوں ومقامات کے ذریعے ظاہر ہوتی ہے اور اس کے علاوہ سعد ونحس کا تعلق بڑی حد تک نجوم ورمل اور فلکیات کے علم وفن سے ہے اور ان علوم وفنون کے تائید سے سعد ونحس کی معلومات کا استخراج ممکنات اور ظنیات میں سے ہے زندگی کے میدان میں ظنیات پر عمل کرنا چنداں سودمند نہیں ہے کیونکہ آدمی جب ہر کام کی شروعات کے وقت سعد ونحس کی تلاش وتحقیق کے درپے ہو جائے تو اس کی توجہ ونظر اور اعتماد وبھروسہ اسی چیز پر ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل اعتماد وتوکل اور مکمل یقین میں کمی آجائے گی اور اگر اس کے سامنے یہ بات آجائے کہ فلاں وقت یا فلاں دن نحس ہے تو آدمی کی فکر وفیصلہ اور عمل کی قوت جواب دے دیگی اسی لئے ایک صوفی بزرگ نے بڑی عمدہ بات کہی۔

دست بکار ودل بیار ہاتھ کام میں رہے اور دل یار کے ساتھ رہے۔ یعنی حرکت وعمل کا سلسلہ قائم رہے اور توجہ واعتماد اللہ کی ذات پر رہے۔ لہٰذا اسلامتی اسی میں ہے کہ آدمی اس قسم کے امور ومسائل میں غور وفکر اور تحقیق وتفتیش کے درپے نہ رہے اور ایسے امور ومراحل میں یہ ہدایت نبویؐ پیش نظر ہے اذا ذکر القدر فاسکو او اذ اذکر اصحابی فامسکو او اذا ذکر النجوم فامسکوا۔ جب قضا وقدر کی بات اٹھی تو خاموشی اختیار کرو اور جب میرے صحابہ کی بات آجائے تو خاموشی اختیار کرو یعنی ان کی ذوات اور شخصیات کو ہدف تنقید وبحث نہ بناؤ اور جب نجوم کی بات چل پڑی تو خاموشی اختیار کرو۔

Scanned by CamScanner

اس مقام پر یہ بات بھی واضح اور صاف کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ایسے امور و مسائل جو منصوص کا درجہ نہیں رکھتے ہیں بلکہ جزوی وفروعی اور عرفی و عادتی نوعیت کے حامل ہیں ان میں نظریاتی، تعبیراتی اور تشریحاتی اختلاف کی گنجائش رہتی ہے اور یہ اختلاف بھی ایک گونہ رحمت ہے جس کی وجہ سے مسائل کے اندر آسانی کا پہلو نکل آتا ہے اور طرز حل اور طریقۂ عمل کی متعدد ومفید شکلیں ابھرتی ہیں جن سے مختلف ملکوں اور علاقوں کے مسلمانوں کو زندگی گذارنے کے لئے مفید جہتیں اور سمتیں معلوم ہو جاتی ہیں۔ اُن میں سے ایک عادات ہیں۔ جیسے مکانات کی تعمیر ہے۔ ان کے تعلق سے انشائے لطف الٰہی میں جن اموراور باتوں کی نشان دہی کی گی ہے ان کا زیادہ تر تعلق ہندوستانی اقوام کے عادات سے ہے جہاں تک عادات کا تعلق ہے اگر وہ اسلامی عقیدہ وعمل اور تشخص وامتیاز میں فساد اور خلل کا سبب نہ بن رہے ہوں تو ان کے قبول کرنے میں قباحت نہیں ہے۔ کسی چیز کے بارے میں کتاب وسنت، اسوۂ صحابہ اور روش سلف سے کوئی سند نہ ملے اور اگر اسکے بارے میں دوسری قوموں اور ملکوں کے باشندوں کے مشاہداتی اور تجرباتی باتوں وصورتوں اور ظنی وقیاسی علوم کے ذریعہ فوائد نظر آرہے ہوں تو ایسی چیزوں سے استفادہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ مسائل ونظریات اور تعبیرات کے باب میں علمی و شرعی بنیادوں پر اختلاف کرنا اور ان کا علمی محاسبہ اور تنقیدی جائزہ لینا معیوب بات نہیں ہے بلکہ یہ تو ایک ضروری اور مستحسن اقدام ہے۔ لیکن یہی بات اُس وقت موجب فتنہ بن جاتی ہے جب اس اختلاف وتنقید اور محاسبہ کے اندر اصول ودیانت اور اخلاص وللہیت ختم ہو جاتی ہے اور جب یہ مسموم فضا عام ہو جاتی ہے تو خواص اور عوام دونوں بھی ذاتیات ونفسانیات، تشدد وتعصب، افراط وتفریط، مکابرہ ومناظرہ اور غلو وتنگ نظری کا شکار ہو جاتے ہیں۔

ویسے بھی حضرت ذوقی علیہ الرحمہ نے جن امور سے متعلق اپنی کتاب میں وضاحت کی ہے۔ ان سے متعلق فقیہان حرم کی زبان میں فرض یا واجب نہیں کہا ہے بلکہ تجربات، مشاھدات اور عادات کی بنیاد پر بیان کیا ہے اور مختلف رقعات میں یہ بات بھی کہی ہے کہ ان چیزوں اور باتوں پر عمل کیا جائے تو فائدہ ہے۔ لہٰذا اس باب میں احقر مترجم کی طالب علمانہ رائے یہی ہے خذ ما صفا دع ما کدر کوئی چیز اچھی اور مفید نظر آئے تو قبول کرلو اور جو چیز بری اور نقصان دہ نظر آئے تو اسے چھوڑ دو۔ وما علینا الا البلاغ

Scanned by CamScanner

رقعہ

ختم قرآن کا قاعدہ

محب من!

ختم قرآن کا قاعدہ ہے کہ جمعہ کے روز سورۃ فاتحہ سے شروع کریں اور سورہ مائدہ پر وقف کریں۔

پھر یہاں سے ہفتہ کے روز شروع کریں اور سورۃ یونس پر وقف کریں۔

پھر یہاں سے اتوار کے روز شروع کریں	اور	سورۃ بنی اسرائیل پر وقف کریں
پھر یہاں سے پیر کے روز شروع کریں	اور	سورۃ شعراء پر وقف کریں
پھر یہاں سے منگل کے روز شروع کریں	اور	سورۃ الصافات پر وقف کریں
پھر یہاں سے چہارشنبہ کے روز شروع کریں	اور	سورۃ قٓ پر وقف کریں
پھر یہاں سے جمعرات کے روز شروع کریں	اور	اس دن قرآن ختم کردیں۔

رقعہ

قرآن کریم کی سورتوں، آیتوں، حروف اور اعراب کے تعداد

محب من!

صحیح ترین قول کے مطابق قرآن کریم کی سورتیں ایک سو چودہ (۱۱۴) ہیں۔ اور اسکے پارے تیس (۳۰) ہیں اور اسکی بابرکات آیات چھ ہزار پینتیس (۶۰۳۵) ہیں۔ اسکے کلمات ستتر ہزار سات سو (۷۷۷۰۰) ہیں اور اسکے حروف تیس لاکھ ایک ہزار چھ سو نود (۳۰۱۶۹۰) ہیں۔

ایک قول کے مطابق قرآن کریم کی جملہ آیات چھ ہزار چھ سو چھیسٹ (۶۶۶۶) ہیں ایک ہزار (۱۰۰۰) آیات اوامر ہیں اور ایک ہزار (۱۰۰۰) آیات نواہی ہیں اور ایک ہزار (۱۰۰۰) آیات قصے اور واقعات سے تعلق رکھتی ہیں۔

اور پانچ سو (۵۰۰) آیات، تحریم و تحلیل کا حکم واضح کرتی ہیں۔ اور ایک سو (۱۰۰) آیات دعا سے متعلق ہیں۔

ایک ہزار (۱۰۰۰) آیات وعد سے متعلق ہیں اور ایک ہزار (۱۰۰۰) آیات وعید سے متعلق

Scanned by CamScanner

ہیں اور ایک ہزار (۱۰۰۰) آیات عبرت سے متعلق ہیں۔ ناسخ اور منسوخ آیتیں چھیاسٹ (٦٦) ہیں۔

سورہ فاتحہ کی آیتیں بسم اللہ کے ساتھ سات (۷) ہیں اور اسکے کلمات انتیس (۲۹) ہیں۔ اور اسکے حروف ایک سو بیالیس (۱۴۲) ہیں اور سورہ فاتحہ میں نو (۹) ناسخ اور نو (۹) منسوخ احکام وامور ہیں۔

ایک قول کے مطابق توحید سے متعلق ایک ہزار (۱۰۰۰) آیات ہیں۔

اور ایک ہزار (۱۰۰۰) آیتیں نماز کے تعلق سے وارد ہیں اور چھ سو (٦۰۰) آیتیں زکوۃ سے متعلق ہیں اور ایک سو ساٹھ (١٦۰) آیات صدقہ سے تعلق رکھتی ہیں اور ایمان کے موضوع پر ایک ہزار (۱۰۰۰) آیات ہیں اور چار سو (۴۰۰) آیتیں حیض کے تعلق سے ہیں اور ایک سو (۱۰۰) آیتیں نکاح سے متعلق ہیں اور ایک ہزار بیس (۱۰۲۰) آیتیں تجارت کے بارے میں ہیں اور ستر (۷۰) آیتیں رضاعت سے متعلق ہیں اور ایک سو اٹھارہ (۱۱۸) آیات جہاد کے بارے میں ہیں۔ اور ایک سو باسٹھ (١٦۲) آیتیں چوری کے بارے میں موجود ہیں۔ اور قتل کے تعلق سے ایک سو اکتالیس (۱۴۱) آیتیں اور زنا کے بارے میں ایک سو انیس (۱۱۹) آیتیں ہیں اور عتاق کے تعلق سے ایک سو بیالیس (۱۴۲) آیتیں آئی ہوئی ہیں اور علم فرائض میں سات سو سترہ (۷۱۷) آیتیں ہیں۔

ان مجموعی آیات کی تعداد چھ ہزار دو سو سترہ (٦۲۱۷) ہے واللہ اعلم بالصواب۔

شمس الائمہ ''امالی'' میں رقمطراز ہیں کہ قرآن کریم کی آیتیوں میں سے ایک ہزار (۱۰۰۰) آیتیں اوامر سے تعلق رکھتی ہ اور ایک ہزار (۱۰۰۰) آیات نواہی سے تعلق رکھتی ہیں اور ایک ہزار (۱۰۰۰) آیات مثال وتمثیل اور وعظ ونصیحت اور عبرت کے بارے میں وارد ہیں۔

اور ایک ہزار (۱۰۰۰) آیات احکام، قصے اور اخبار وواقعات کے بارے میں ہیں۔

اور ایک سو (۱۰۰) آیتیں خطیات سے متعلق ہیں اور راز کار ودعوات سے متعلق ایک سو (۱۰۰) آیات ہیں۔ اور پینتیس (۳۵) متفرق آیتیں ہیں جن میں سے ایک ایک آیت بھی اپنے اندر ہزاروں نکات لے ہوئے ہے۔

قرآن کریم کے کلمات ستتر ہزار چار سو انیسی (۷۷۴۸۹) ہیں اور انتہائی مختصر کلمات دو حرفی ہیں جیسے من اور عن۔ اور ایک حرف بھی ہے جیسے ہمزہ استفہام اور واو عطف۔ مفردات چونکہ تلفظ میں

Scanned by CamScanner

نہیں آتے ہیں۔اس لئے انکا اعتبار نہیں کیا گیا ہے۔

انتہائی طویل کلمات دس اور گیارہ بھی ہیں۔دس حرفی جیسے لیستخلفنهم اور گیارہ حرفی جیسے فاسقيناكموه قرآن کریم میں گیارہ حرفی کلمہ سے بڑھکر نہیں۔ فاسقيناكموه کو بھی دس حرفی کلمہ میں شمار کیا گیا ہے۔ اسلئے کہ ہمزہ تلفظ میں نہیں آتا ہے۔فليستجيبوالي یہ کلمہ بھی گیارہ حروف پر مشتمل ہے۔

قرآن کریم کے حروف میں سب سے زیادہ تعداد میں الف کا حرف ہے اور سب سے کم ظاء کا حرف ہے۔چنانچہ الف کا عدد اڑلیس ہزار آٹھ سو (۴۸۸۰۰) ہے اور اس عدد کو کوئی حرف نہیں پہنچا ہے اور ظ کا حرف آٹھ سو بیالیس (۸۴۲) مرتبہ آیا ہوا ہے۔اس سے کم تر کوئی حرف نہیں ہے۔

قرآن کریم میں ایک لاکھ دو ہزار تین سو ستاون (۱۰۲۳۵۷) حروف منقوط ہیں اور باقی غیر منقوط ہیں۔

حروف منقوط میں سے ترسٹھ ہزار تین سو ستانو (۶۳۳۹۷) حروف ایک نقطہ والے ہیں۔

اور چودہ ہزار چار سو تر ہتر (۱۴۴۷۳) حروف تحتانی ہیں اور باقی حروف فوقانی۔

اور بیالیس ہزار نو سو اکتیس (۴۴۹۳۱) حروف دو نقطے والے ہیں۔

اور سترہ ہزار بارہ (۱۷۰۱۲) فوقانی حروف ہیں اور باقی تحتانی ہیں۔

اور تین ہزار پانچ سو انہتر (۳۵۶۹) تین نقطے والے حروف ہیں

اور تمام نقطے والے حرفوں کی تعداد ایک لاکھ ساٹھ ہزار تین سو چھیالیس (۱۶۰۳۴۶) ہے۔اور تینوں حرکات (زبر، زیر، پیش) قرآن میں ایک لاکھ سینتیس ہزار چھ سو تینتیس (۱۳۷۶۳۳) ہیں۔

اور مد کی تعداد چودہ ہزار (۱۴۰۰۰) ہے اور تشدید کی تعداد بیس ہزار تین سو (۲۰۳۰۰) ہے۔
ان ساری باتوں کا صحیح ترین علم صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کو ہے۔

Scanned by CamScanner

رقعہ

صحابہ سے متعلق اہل سنت و جماعت کے عقائد

محبت من!

ایک مسلمان کو چاہیئے کہ وہ حضرات انبیاء کو ساری مخلوق میں سے سب سے افضل ہونے کا عقیدہ رکھے پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء کرام میں سب سے افضل ہونے کا عقیدہ رکھے اور آپ کی شریعت مطہرہ کی تمام شریعتوں میں کامل اور مکمل ہونے کا اعتقاد رکھے۔ اور آپ ﷺ کی امت کو ساری امتوں میں سب سے افضل اور بہتر خیال کرے اور آپکی امت میں سب سے افضل اور بہتر آپ کے صحابہ کرام کو خیال کرے۔

اور صحابہ کرام میں خلفائے اربعہ کو سب سے افضل جانے اور ان چار خلفاء میں سب سے افضل حضرت ابوبکرؓ، پھر حضرت عمرؓ، پھر حضرت عثمانؓ، پھر حضرت علیؓ کو تمام صحابہ میں افضل خیال کرے۔

حضرت علیؓ کے بعد باقی عشرہ مبشرہ کو بہترین اصحاب خیال کرے۔ باقی عشرہ مبشرہ یہ ہیں۔ حضرت سعدؓ، حضرت سعیدؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ، حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ۔

عشرہ ومبشرہ کے بعد اصحاب بدر کے افضل ہونے کا اعتقاد رکھے۔ جو تین سو تیرہ بزرگان کرام ہیں، انکے بعد اہل احد اور انکے بعد بیعت الرضوان کے افضل ہونے کا اعتقاد رکھے۔ (اصحاب رضوان کی تعداد چودہ سو تھی)

نیز ایک مسلمان کو چاہیئے کہ صحابہ کرام کے بارے میں اپنی زبان پر قابو رکھے اور ان کا ذکر صرف خیر و بھلائی اور عزت و عظمت کے ساتھ کرے اور انکے درمیان جو دشمنیاں اور لڑائیاں واقع ہوتی تھی۔ انکی جانب التفات نہ کرے۔ کیونکہ ایسی باتوں کو موضوع بحث بنانے سے صحابہ کرام کے بارے میں بغض وعنا پیدا ہوگا اور صحابہ کے ساتھ بغض، ایمان کو سلب کردیتا ہے۔

بعض اشخاص یہ جو کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ نے حضرت علیؓ کے ساتھ خصومت و دشمنی کی۔ اور جو بھی شخص امام برحق علی کے ساتھ خصومت و دشمنی کرے، وہ فاسق ہے یا کافر۔

Scanned by CamScanner

یہ مقدمہ درست نہیں۔ اگر آپ معاویہؓ کو فاسق کہیں گے تو خود فاسق قرار پائیں گے اور اگر کافر کہیں گے تو خود کافر ہو جائیں گے۔ حضرت معاویہؓ اکابر صحابہ میں سے ہیں اگر چہ کہ آپ حضرت علیؓ کا مقام نہیں رکھتے ہیں اور آپ کو وہ عظمت وفضیلت اور بزرگی و برتری حاصل نہیں ہے جو حضرت علیؓ کو حاصل ہے لیکن اسکے باوجود حضرت معاویہؓ رسول کریم ﷺ کے صحابی ہیں اور جو شخص بھی حضرات صحابہ پر لعن وطعن اور سب وشتم کرے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مردود اور مذموم ہے کیونکہ یہ حضرات اللہ تعالیٰ کے نزدیک معزز اور مکرم ہیں رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ۔

اور رہ گئے وہ اختلافات اور مشاجرات جوان بزرگوں کے درمیان رونما ہوئے، وہ تلاش حق اور اجتہاد میں خطا کرنے کا نتیجہ ہے اور یہ خطا بھی ایسی ہے جو اپنے دامن میں اجر وثواب پہلو رکھتی ہے۔

محبؒ من!

فقیر ایک روز آرکاٹ کی ایک مسجد میں حضرت سید علی محمد المعروف میاں جی شاہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ اس مجلس میں اکابر مشائخ میں سے ایک بزرگ نے فقیر سے سوال کیا۔ رافضی کس کو کہتے ہیں؟ فقیر نے کہا۔ جو شخص صدیق اکبر یا فاروق اعظم، یا عثمان غنی یا معاویہ کا ذکر مذمت اور برائی کے ساتھ کرے۔ حیرت سے کہنے لگے۔ معاویہ؟ فقیر نے عرض کیا۔ آپ صرف معاویہ کہہ رہے ہیں۔ معاویہ رضی اللہ عنہ کہیے! وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں اور تمام صحابہ کی تعظیم وتکریم واجب ہیں یہ سن کر کہنے لگے اگر کوئی شخص معاویہؓ کے ساتھ نہ محبت رکھے اور نہ عداوت؟ تو آپ کیا کہیں گے؟ فقیر نے عرض کیا۔ وہ شخص قابل ماخوذ ہے۔ کہنے لگے۔ کیا میں قابل ماخوذ ہوں۔ میں یہ تو نہیں کہوں گا۔ البتہ یہ ضرور کہوں گا کہ جس شخص میں بھی یہ صفت ہے۔ وہ لائق گرفت اور قابل ماخوذ ہے۔ یہ سنکر وہ خاموش ہو گئے اور مجلس ختم ہو گئی۔

فقیر اس دور کے بہت سارے مشائخ کو دیکھ رہا ہے کہ وہ حضرت علیؓ کو حضرت ابو بکرؓ سے افضل سمجھتے ہیں اور یہ عقیدہ آئمہ مجتہدین کے عقیدہ کے خلاف ہے اور آئمہ مجتہدین کے موقف کے خلاف جو بھی عقیدہ اور عمل ہے۔ وہ بدعت ہے۔

فقیر نے دو کتابیں تصنیف کی ہے۔ (۱) ''سلالتہ العقائد'' جو اہل سنت و جماعت کے عقائد کی تشریح پر مشتمل ہے۔ (۲) نواقض الروفض، جو شیعی عقائد اور خارجی افکار کی تردید پر مشتمل ہے۔

یہ دونوں کتابیں سنت و جماعت کے لوگوں کو ضرور مطالعہ کرنا چاہیئے۔

Scanned by CamScanner

سلالتہ العقائد اگر چہ کہ مختصر ہے لیکن فوائد کا مجموعہ ہے اور صواعق محرقہ اور حقائق الحق کا خلاصہ ہے۔ یہ کتاب کریما کے نہج پر ہے اور اللہ کے فضل وکرم سے دینی وشرعی علوم کے اصول ومبادیات کا خلاصہ اور عطر ہے۔ جس رات یہ کتاب مکمل ہوئی۔ فقیر نے خواب میں شیخ مصلح الدین شیرازی کو دیکھا۔ فرما رہے ہیں۔

تمہاری تحریر صاف اور واضح ہے اور یہی بات حضرت امیر خسرو بھی فرماتے ہیں، اور انکی ہر بیت تو بدائع کے استعمال کہ وجہ سے ہزار بیت کا حکم رکھتی ہے۔

فقیر نے عرض کیا۔ یہ فقیر امیر خسرو کی اتباع و پیروی کرتا ہے۔

سلالتہ العقائد مکمل ہونے کے بعد حضرت قبلہ گاہی والد ماجد کی خدمت میں پیش کیا تو پسند فرمایا اور کہا۔ کریما مبتدی کیلئے ہے اور علیما منتہی کیلئے ہے۔ اس تصنیف سے فارغ ہونے کے بعد امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیقؓ کو خواب میں دیکھا کہ آپ اپنا دست مبارک فقیر کے سینہ پر پھیر رہے ہیں تا کہ غلبہ عشق کے وقت، عقل ثابت ہے۔

چنانچہ اس واقعہ سے پہلے ایک شخص نے علی مرتضٰی کرم اللہ وجہ کی منقبت میں چند اشعار پڑھا اور ان میں سے بعض اشعار کے اندر اہل سنت وجماعت کے کروڑوں اشخاص پر لعنت بھیجی گئی تھی۔ یہ سن کر فقیر ناخوش ہوا اور آنحضرت ﷺ کی منقبت میں چند اشعار لکھا اور بعض ابیات میں شیعہ پر لعنت بھیجا۔

جب یہ اشعار لکھ کر فارغ ہوا تو بستر پر آیا اور پہلو پر لیٹ گیا اور نیند و بیداری کی درمیانی حالت میں حضرت علیؓ کو دیکھا کہ فقیر کے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں۔ فقیر نے آپ سے عرض کیا۔

افسوس میں نے فلاں کام انجام نہیں دیا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا۔

وہ کام میں خود انجام دے کر ہی آرہا ہوں آپ زحمت نہ کریں۔ الحمدللہ رب العلمین۔

حاصل کلام! یہ گروہ ابدی خسران میں گرفتار ہے۔ لہٰذا اسکی صحبت اور ہم نشینی سے اجتناب کرنا چاہئے۔ کہا گیا ہے بری صحبت میں نہ بیٹھو کیونکہ وہ تمہاری پاکیزگی کو بھی گندہ کردے گی۔ آفتاب اس قدر بلندی پر ہونے کے باوجود ابر کے ذرات کو ناپید کردیتا ہے۔

زیادہ اور کیا عرض کروں۔ اللہ آپ کو کسی صالح رفیق کی رفاقت عطا فرمائے۔ والسلام

Scanned by CamScanner

رقعہ

نیا چاند دیکھنے کے آداب

محب من!

نیا چاند دیکھنے کے وقت کے اعمال اور وظائف یہ ہیں۔

محرم الحرام کا چاند دیکھ کر سونا دیکھنا چاہئے اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کرنا چاہئے۔

صفر المظفر کا چاند دیکھ کر آئینہ دیکھنا چاہیے اور سورہ تبارک کی تلاوت کرنا چاہئے۔

ربیع الاول کا چاند دیکھ کر آب رواں کا نظارہ کرنا چاہئے اور سورہ حدید کی تلاوت کرنا چاہئے۔

ربیع الثانی کا چاند دیکھ کر بکری دیکھنا چاہئے اور سورہ ابراہیم کی تلاوت کرنا چاہئے۔

جمادی الاول کا چاند دیکھ کر چاندی دیکھنا چاہئے اور سورہ الم نشرح کی تلاوت کرنا چاہئے۔

جمادی الثانی کا چاند دیکھ کر پیر (پیر ہے یا پیر ہے واضح نہ ہوسکا) دیکھنا چاہئے اور سورہ جمعہ کی تلاوت کرنا چاہئے۔

رجب المرجب کا چاند دیکھ کر قرآن کا دیدار کرنا چاہئے اور سورہ مائدہ کی تلاوت کرنا چاہئے۔

شعبان المعظم کا چاند دیکھ کر سبز گھانس دیکھنا چاہئے اور سورہ انعام کی تلاوت کرنا چاہئے۔

رمضان المبارک کا چاند دیکھ کر تلوار پر نگاہ ڈالنا چاہئے اور سورہ قدر کی تلاوت کرنا چاہئے۔

شعبان المکرم کا چاند دیکھ کر سبز رنگ کا کپڑا دیکھنا چاہئے اور سورہ محمد کی تلاوت کرنا چاہئے۔

ذی قعدہ کا چاند دیکھ کر لڑکے (بیٹا مراد ہے یا کوئی بھی لڑکا واضح نہ ہوسکا) کو دیکھنا چاہئے اور سورہ والضحی کی تلاوت کرنا چاہئے۔

ذی الحجہ کا چاند دیکھ کر لڑکی کو دیکھنا چاہئے اور سورہ اخلاص کی تلاوت کرنا چاہئے۔

خوابوں کی تعبیر

امام جعفر رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

چاند کی پہلی تاریخ کا خواب نا قابل اعتبار ہے۔

اور دوسری (۲)، تیسری (۳)، تیئسویں (۲۳)، چوبیسویں (۲۴) تاریخ کے خواب کی تعبیر الٹی اور برعکس ظاہر ہوگی۔

Scanned by CamScanner

اور چوتھی (۴) پانچویں (۵)، گیارہویں (۱۱)، بارہویں (۱۲) اور سترہویں (۱۷) تاریخ کا خواب شرمندہ تعبیر ہونے میں تاخیر ہوگی۔

اور چھٹی (۶)، ساتویں (۷)، آٹھویں (۸)، نویں (۹)، پندرہویں (۱۵)، اٹھارویں (۱۸)، انیسویں (۱۹)، ستائیسویں (۲۷)، اٹھائیسویں (۲۸)، اور تیسویں (۳۰) تاریخ کے خواب سچے اور صحیح ہونگے۔

اور تیرہویں (۱۳) وچودہویں (۱۴) تاریخ کے خواب میں خیر بھی نہیں ہے اور شر بھی نہیں ہے۔

اور بیسویں (۲۰)، اکیسویں (۲۱) اور بائیسویں (۲۲) تاریخ کے خواب فرح وسرور اور انبساط لائیں گے۔

اور پچیسویں (۲۵) وچھبیسویں (۲۶) تاریخ کے خواب کی کوئی تعبیر اور تاویل نہیں ہے۔

انیسویں (۲۹) تاریخ کے خواب کا کوئی اثر نہیں۔

ایک قول کے مطابق بیسویں (۲۰) اور اکیسویں (۲۱) تاریخ کے خواب سچے نہیں ہونگے۔

تیئسویں (۲۳) وچوبیسویں (۲۴) تاریخ کے خواب میں، خواب دیکھنے والے کو کسی آدمی سے فائدہ پہنچے گا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ناخن کاٹنے اور سر کے بال نکالنے کے باب میں

محبّ من! ناخن تراشنے کے باب میں یہ قطعہ ذھن نشین کر لیجئے اور اس پر عمل کیجئے اور یہ امام شافعیؒ کے قول کے موافق اور مطابق ہے۔

تراپیوستہ از تقلیم ناخن — بروز چہار شنبہ دولت آید
بہ پنجشنبہ بیفزاید تر اعمر — بجمعہ صد سعادت رونماید
جز این ایام کا نراذ کر کرویم — غم از تقلیم ناخن میفزاید

یعنی روز چہار شنبہ ناخن تراشنے سے دولت حاصل ہوگی اور جمعرات کے دن ناخن نکالنے سے عمر میں اضافہ ہوگا اور جمعہ کے روز تراشنے سے سعادت مندی اور فیروز مندی حاصل ہوگی۔ باقی ایام ہفتہ، اتوار، پیر اور منگل ناخن تراشنے سے رنج اور غم حاصل ہوگا۔ (ناخن پہلے سیدھے ہاتھ کے نکالیں اور پھر بائیں ہاتھ کے نکالیں۔ پیروں کے ناخن تراشنے میں کوئی طریقہ منقول نہیں ہے۔

Scanned by CamScanner

سیدھے ہاتھ کے ناخن تراشنے کی ترتیب یہ ہونی چاہیے۔(۱) پہلی انگلی ہاتھ کے انگوٹھے کے پاس والی۔
(۲) چھوٹی انگلی کے بازو کی انگلی۔(۳) انگوٹھا۔(۴) بیچ کی انگلی۔ (۵) چھوٹی انگلی۔

بائیں ہاتھ کے ناخن نکالنے کی ترتیب اسطرح ہونی چاہیے۔(۱) انگوٹھا۔(۲) بیچ کی انگلی۔
(۳) چھوٹی انگلی۔ (۴) پہلی انگلی، ہاتھ کے انگوٹھے کے پاس والی۔(۵) چھوٹی انگلی کے بازو کی انگلی۔

ہفتہ، اتوار اور منگل کے دن سر کی حجامت بنانا نقصان دہ ہے۔ باقی ایام میں حجامت بنانا اچھا ہے اور ایک قول کے مطابق جمعرات کے دن حجامت بنانے سے فقیری اور مفلسی آتی ہے۔ ان تمام باتوں کا علم اللہ تعالیٰ ہی کی ذات کو زیادہ ہے۔

رقعہ

سمت سفر

محبِّ من!

ہفتہ اور پیر کے دن مشرق کی جانب سفر نہیں کرنا چاہیے۔ اتوار اور جمعہ کے روز مغرب کی طرف سفر نہیں کرنا چاہیے۔ منگل اور چہار شنبہ کے روز شمال کی سمت سفر نہیں کرنا چاہیے۔ جمعرات کے دن جنوب کی طرف سفر نہیں کرنا چاہیے۔ نیز یہ جان لیجئے کہ چاند جب بروج میں ہوتا ہے تو اس وقت بھی سفر نہیں کرنا چاہیے کیونکہ سفر میں دیری واقع ہوگی۔(یہ شرعی ممانعت نہیں ہے۔ فلکیات، تجربات اور مشاہدات کی روشنی میں کہی ہوئی بات ہے والله اعلم بالصواب مترجم)

رقعہ

تعمیر مکانات سے متعلق مفید ہدایتیں

گھروں کی تعمیر سے متعلق جو باتیں لکھی گئی ہیں۔ وہ لوگوں میں معروف اور مشہور ہیں۔ تاہم یہاں انکا کچھ حصہ نقل کیا جارہا ہے۔ محبِّ من! اگر گھر، لمبائی اور درازی میں سات قدم ہو تو اسکے اندر فقیری اور مفلسی رہیگی

اور اگر آٹھ قدم ہوا تو اسکے اندر امیری اور خوشحالی آجائے گی۔ بلکہ صاحب مکان سلطنت کے لائق ہو تو حکومت مل جائے گی۔ اور اگر نو قدم ہو تو اسکے اندر خرابی اور بدی رہے گی۔

Scanned by CamScanner

اور اگر دس قدم ہو تو اسکے اندر خوشی و مسرت اور راحت و نعمت کا دور دورہ ہوگا۔ اور اگر گیارہ قدم ہو تو اولاد کی روزی میں فراوانی حاصل ہوگی۔ اور اگر بارہ قدم ہو تو اسکے اندر بڑی برکت رہے گی اور اگر تیرہ قدم ہو تو دشمنوں کی کثرت ہوگی۔ اور اگر چہ چودہ قدم ہو تو صاحب خانہ کی اولاد حزن و ملال میں مبتلا رہے گی۔ اور اگر پندرہ قدم ہو تو صاحب خانہ کی موت جلد واقع ہوگی۔ اور اگر سولہ قدم ہو تو عزت و حرمت اور قدر و منزلت حاصل ہوگی اور اگر سترہ قدم ہو تو اس کے اندر خیر و خوبی اور برکت کی زیادتی ہوگی۔ اور اگر اٹھارہ قدم ہو تو اسکے اندر حزن و ملال اور رنج و غم رہیگا۔ اگر انیس قدم ہو تو صاحب خانہ گھر سے چلا جائیگا۔ اور پھر لوٹ کر نہیں آئیگا۔ اور اگر بیس قدم ہو تو اسکے اندر نیکی رہیگی۔ اور اگر اکیس قدم ہو تو اسکے اندر فتنے رہیں گے۔ اور اگر بائیس قدم ہو تو فتح و نصرت اور کامیابی و کامرانی کے حصول کی صورت پیدا ہوگی۔ اور اگر تیئس اور چوبیں قدم ہو تو اس کے اندر خوشگوار اور سازگار زندگی رہیگی۔ اور اگر پچیس قدم ہو تو صاحب خانہ کی بیوی کے لئے مصیبت رہیگی اور اگر چھبیس قدم ہو تو اسکے اندر ہمیشہ ماتم رہیگا یعنی اہل خانہ، حوادث کا شکار ہوتے رہیں گے اور اگر ستائیس قدم ہو تو اسکے اندر مال و دولت اور اسباب کی فروانی رہے گی۔ اور اگر اٹھائیس قدم ہو تو بہت ہی مبارک و مسعود ثابت ہوگا۔ اور اگر انتیس قدم ہو تو اس گھر سے نیکی اور خوبی پھیلے گی۔ اور اگر تیس قدم ہو تو صاحب خانہ کو نرینہ اولاد ہوگی۔

رقعہ

در تفصیل صحن خانہ

نیز جاننا چاہئے کہ اگر گھر کا صحن چھ ۶، ساتے ۷، تیرہ ۱۳، پندرہ ۱۵، سولہ ۱۶، قدم رہے تو یہ مبارک ہے اور اگر ۸ آٹھ قدم ہے تو سعد اور نحس کے درمیان ہے۔ اور اگر نو ۹ اور دس ۱۰ قدم ہے تو خوشی و خورمی کی زیادتی ہوگی اور اگر گیارہ ۱۱ قدم رہے تو فرزندون کی کثرت ہوگی اور اگر بارہ ۱۲ قدم ہے تو یہ نحس ہے اور اگر چودہ ۱۴ قدم رہے تو صاحب خانہ کی نرینہ اولاد حزن و ملال میں گرفتار رہے گی۔

Scanned by CamScanner

رقعہ

گھر کی لمبائی اور چوڑائی کے باب میں

نیز جان لینا چاہئے کہ اگر مکان کی چوڑائی چھ (٦) نو (٩) دس (١٠) قدم ہو تو یہ گھر مبارک ثابت ہوگا اگر سات (٧) قدم ہو تو اس میں دولت کی کثرت اور فراوانی رہے گی۔ اور اگر آٹھ قدم ہو تو متوسط اور درمیانی حالت رہے گی۔ نہ افلاس اور نہ ہی خوشحالی۔ اور اگر گیارہ (١١) قدم ہو تو فرزندوں اور رشتہ داروں کی کثرت ہوگی۔ اور اگر بارہ قدم رہی تو ہر کام کے اندر خیر اور برکت ظاہر ہوگی اور تیرہ قدم ہو تو اس گھر کے اندر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت خواب میں نصیب ہوگی اور اگر چودہ قدم ہو تو رزق اور روزی میں وسعت وکشادگی اور برکت رہے گی۔ ان تمام باتوں کو اللہ تعالیٰ ہی سب سے زیادہ اور بہتر جاننے والا ہے۔

رقعہ

نیا مکان تعمیر کرنے کے باب میں

نیز یہ جاننا چاہئے کہ اگر کوئی شخص ماہ محرم میں گھر کی تعمیر کرے تو وہ فقر وافلاس میں مبتلا رہے گا۔ اور اگر صفر میں تعمیر کرے تو اس گھر کے اندر جانوروں اور چوپائیوں کی کثرت ہوگی۔ اور اگر ربیع الاول میں تعمیر کرے گا تو اس گھر میں فرزندوں اور نوکروں کی زیادتی رہے گی۔ اور اگر ربیع الثانی میں تعمیر کرے گا تو اس کے گھر کے اندر امراض کی کثرت رہے گی۔ اور اگر جمادی الاول میں تعمیر کرے گا تو اس گھر کے اندر لڑائیاں اور جھگڑے ہوتے رہیں گے اور اگر جمادی الثانی میں تعمیر کرے گا تو اس گھر میں سونے اور چاندی کی کثرت رہے گی۔ اور اگر رجب میں تعمیر کرے گا تو اس گھر میں مال اور اسباب جمع ہونگے اور اگر شعبان میں تعمیر کرے گا تو وہ گھر کرایہ میں رہے گا۔ اور اگر رمضان میں تعمیر کرے گا تو وہ گھر جل جائے گا۔ اور اگر شوال میں تعمیر کریگا تو اس گھر کے اندر دولت وثروت کی کثرت ہوگی اور اگر ذی قعدہ میں تعمیر کرے گا تو اس گھر کے اندر شومیت اور نحوست کا گزر نہ ہوگا اور اگر ذی الحجہ میں تعمیر کرے گا تو اس گھر کے اندر راحت وعافیت اور خوش حالی پیدا ہوگی۔

یہ سارے قوانین اور مقدمات جو بیان کئے گئے ہیں ان کا دار مدار تجربات اور مشاہدات پر ہے۔ آپ بھی ان باتوں کو ذہن میں رکھیں تو فائدہ سے خالی۔

Scanned by CamScanner

مصنف کی کتابیں

۱ اُم القرآن
۲ تفسیر سورۃ المزمل
۳ رحمۃ للعالمین ﷺ
۴ توسلِ نبویؐ شرعی حیثیت
۵ آثار الرسول ﷺ
۶ اصحابی کالنجوم
۷ بیعت کی شرعی حیثیت
۸ اسلامی قانون سازی کا تاریخی جائزہ
۹ شراب اور اس کا اسلامی موقف
۱۰ جمعہ! ملتِ اسلام کا عظیم شعار
۱۱ صدقہ کی اہمیت اور فضیلت
۱۲ الروح فی الاسلام
۱۳ مجددِ جنوب حضرت قطب ویلور
۱۴ گہرہائے صدف
۱۵ صحابہ سے متعلق اہل سنت و جماعت کے عقائد
۱۶ بسم اللہ خوانی کی شرعی حیثیت
۱۷ تعارف شمس العلماء مولانا عبدالوہاب ویلوری
۱۸ رضوان صحابہ
۱۹ فصل الخطاب (فارسی سے اردو ترجمہ)
۲۰ بیانات تفسیر
۲۱ نامہٴ اسفار
۲۲ حضرت مسیح علیہ السلام اسلامیات کی روشنی میں
۲۳ نماز جنازہ : احادیث اور فقہ کی روشنی میں
۲۴ حضرت قطب ویلور اور ان کے خلفاء کے علمی و ادبی کارنامے
۲۵ صحیفہ افکار
۲۶ تعبیرات خواب

واذا مرضت فهو يشفين

یونانی دوائیں آپ کو ضمنی اثرات سے محفوظ رکھتے ہوئے ہر بیماری سے شفا عطا کریں گی۔

نعمان اسٹور

اسٹاکسٹس : ہمدرد دواخانہ (وقف) دہلی
نمبر 62 ، گاندھی روڈ ، ویلور

Scanned by CamScanner